

جناب ڈاکٹر نوشاد خان صاحب

چیرمین شعبہ پاکستان سٹڈیز اسلامیہ کالج پشاور

مولانا سیف الرحمنؒ — جنگ آزادی کا ایک گمنام سپاہی

ہماری آزادی کی تاریخ اس بحیرہ بیکراں کی مانند ہے جس کی تہ گہرے نایاب سے بھری پڑی ہے۔ زیر نظر مقالہ جنگ آزادی کے ایک ایسے ہی گمنام مگر ناقابل فراموش سپاہی کی زندگی اور کارناموں سے متعلق ہے جنہوں نے اپنی پوری زندگی مسلمانوں کی سربلندی اور آزادی کے حصول کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ مولانا سیف الرحمنؒ ۱۳۳۱ھ میں حاجی غلام جان ولد حاجی موہن خان کے گھر بمقام مٹھرا نو دو آب پشاور میں پیدا ہوئے۔ (۱) آپ کے آبجداد کا تعلق درانی پشتونوں کے مشہور قبیلے الکوزئی سے تھا۔ جو ارغنداب (افغانستان میں قندھار کا ایک ضلع) سے ترک وطن کر کے پشاور منتقل ہو گئے تھے۔ عبدالغنی خان جو اس قبیلے کے بڑے سردار تھے کہ بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بانی افغانستان احمد شاہ ابدالی کے دور میں بہت ہی نمایاں اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ (۲) مولانا سیف الرحمنؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم علاقہ پشاور میں مختلف علمائے کرام سے حاصل کی۔ ان میں ملا صاحب صریح اور مولانا صاحب زروبی کے نام قابل ذکر ہیں۔ (۳) ابتدائی تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا صاحب تفسیر قرآن اور دورہ احادیث کی تعلیم کرنے کیلئے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کے پاس تشریف لے گئے۔ چند سال کے محنت شاقہ کے بعد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب نے آپ کو سند خلافت سے سرفراز کیا۔ (۴) تمام علوم درسی کی تکمیل کے بعد مولانا سیف الرحمن صاحب نے اپنی تمام تر توجہ درس و تدریس کی طرف مبذول کی۔ ہند کے بعض مشہور مقامات مثلاً ریاست ٹونک، شاہجہان پور اور پانی پت میں آپ نے مدرس کی حیثیت سے کام کیا۔ آخر میں فتحپوری دہلی میں آپ کو صدر مدرس کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا۔ (۵) یہاں دہلی میں قیام کے دوران جمعیت العلماء اور دارالعلوم کابل کے مشہور افغانی علمائے کرام نے مولانا صاحب سے استفادہ کیا، ان میں مولانا صاحب یار محمد وردگی، مولوی عبدالملک صاحب سکوزری، مولوی حفیظ اللہ صاحب لوگری، مولوی پاستہ صاحب پنجشیری اور مولانا زاہد صاحب لغمانی کے نام قابل ذکر ہیں۔ (۶)

پہلی جنگ عظیم کے دوسرے سال حکومت انگلیس نے مختلف حربوں سے کام لیتے ہوئے

ہند کے بعض علماء نے ایسے فتوے حاصل کئے جن میں اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ انگریزوں اور ترکوں کے درمیان جاری جنگ ایک علاقائی جنگ ہے اور یہ ہندی مسلمانوں کے لئے کسی بھی لحاظ سے جہاد یا مذہبی جنگ نہیں ہے۔ یہ علماء کرام کا وہ گروہ تھا جو برطانوی ہند کو دارالاسلام سمجھتے تھے۔ (۷) مولانا سیف الرحمن صاحب کا شمار ان علماء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے اس اہم اور نازک موقع پر انگریزوں کا آلہ کار بننے سے صاف انکار کر دیا۔ مزید برآں مولانا صاحب ببانگ دہل حق کا اعلان کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا کہ مذکورہ جنگ ایک علاقائی جنگ نہیں ہے بلکہ یہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کے لئے ایک مذہبی جنگ اور جہاد ہے۔ (۸) اس اعلان حق کے بعد دہلی میں مقیم مسلم زعماء حکیم اجل خان، ڈاکٹر انصاری اور چند دیگر احباب سے صلاح لینے کے بعد مولانا صاحب شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے ساتھ مشاورت کے لئے عازم دیوبند ہوئے۔ دیوبند میں شیخ الہند کے ساتھ مشورے کے بعد مولانا صاحب پشاور کیلئے روانہ ہوئے۔ سرحد پہنچنے کے بعد مولانا سیف الرحمن یہاں کے عظیم مجاہد حاجی صاحب ترنگزئی نے ساتھ جاتے۔ دونوں مجاہدین کے باہمی مشورے اور گفت و شنید کے بعد یہ طے پایا کہ آزاد قبائل کی طرف ہجرت کی جائے (۹)۔ تاکہ برطانوی استعمار کے خلاف باقاعدہ اور عملی جہاد کا آغاز کیا جائے۔ نیچے کے طور پر ایک شب ایک بہت بڑا قافلہ جس میں تقریباً ہر شعبہ زندگی سے لوگ شامل تھے حاجی ترنگزئی کی قیادت میں علاقہ غیر کوچ کر گیا۔ اور پہلے پڑاؤ کے طور پر یونیر میں مجاہدین نے قیام کیا۔ آزاد علاقے کے لوگوں نے حاجی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا والہانہ استقبال کیا۔ حاجی صاحب ترنگزئی اور مولانا سیف الرحمن صاحب کی کوششوں سے علاقہ گدون کے جملہ لوگ انگریزوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور تقریباً عین مہینے تک انگریزوں کے خلاف جہاد میں مصروف رہے۔ (۱۰) اس کاروائی کے نتیجے میں انگریزوں کو نہ صرف اندرونی ملک بلکہ بیرونی محاذ پر بھی سخت نقصانات اٹھانا پڑے۔ بقول مولانا سعید الرحمن صاحب قذافی (جنوبی عراق میں ترکی کی سنجاق کا صدر مقام تھا) (۱۱) یونیر کے جہاد کی وجہ سے انگریزوں کے ہاتھوں سے نکل گیا اور ایک اندازے کے مطابق تقریباً ایک ہزار انگریزی فوج کے سپاہ نے ترکوں کے سامنے ہتھیار ڈالا ہے۔ (۱۲) اس وقت کے انگریزی آئی ڈی کی ایک رپورٹ میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ:

”مولانا سیف الرحمن حاجی ترنگزئی کے سیکرٹری ہیں۔ اور یہ شخص (مولانا صاحب) ہمیشہ حاجی کو اس پر آمادہ کرنے میں کامیاب رہا ہے کہ وہ آزاد قبائل کو انگریزوں کے خلاف اکسائے لہذا ۱۹۱۵ء

میں آزاد سرحد پر ہمارے (انگریزوں) کے خلاف جتنی بھی کاروائیاں کی گئی ہیں ان کی ذمہ داری بنیادی طور پر مولانا سیف الرحمن پر عائد ہوتی ہے۔ (۱۳) یونیر کے جہاد میں نمایاں کردار ادا کرنے کی پاداش میں انگریز سرکار نے متھرا نو دوآبہ پشاور میں مولانا سیف الرحمن کی تمام جائیداد بحق سرکار ضبط کر کے نیلام کرا دی۔ (۱۴) اور ان کے اہل خانہ کے تمام افراد اور قریبی رشتہ دار جن کی تعداد ۲۹ تھی کو گرفتار کر کے پشاور اور ڈیرہ جات کے جیلوں میں بغرض تشدد اور بربریت کے ڈال دیے۔ (۱۵) یہ لوگ پہلی جنگ عظیم کے اختتام تک انہی جیلوں میں محبوس رہے۔ ادھر یونیر میں عین مہینے قیام کے بعد فدا یان اسلام کا یہ قافلہ ابتدائی کامیابیوں کے بعد سوات کے راستے مسندوں کے آزاد علاقے کی طرف روانہ ہوا۔ حاجی صاحب ترنگزئی اور ان کے چند ساتھیوں نے آزاد قبائل مسندوں ہی کے علاقے میں ٹھہرنے اور رہائش اختیار کرنے کا فیصلہ کیا، جبکہ مولانا سیف الرحمن نے اپنے آبائی وطن افغانستان کو ہجرت کر دی۔ ان دنوں افغانستان کے امیر حبیب اللہ خان تھے۔ امیر حبیب اللہ خان کے دور میں مولانا سیف الرحمن مختلف مقامات جلال آباد، کجہ اور کابل میں دو سال تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔

مولانا عبداللہ سندھی اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں کہ جب مولانا اور انکے ہم خیال دیگر حریت پسند افغانستان چلے آئے تو ان کی موجودگی ان کو اس قابل بنایا کہ افغانستان میں ہندوستانی مسلمانوں کے بے ایک نجات و مندہ فوج الجند باللہ کے نام سے تشکیل دی گئی (۱۶)۔ مولانا سیف الرحمن کو اس فوج میں میجر جنرل کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ (۱۷) یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ افغانستان کی حکومت نے بعض ہندوستانی حریت پسندوں کے لیے الاؤنس وغیرہ مقرر کئے تھے۔ مولانا سیف الرحمن کے لیے مبلغ دو ہزار روپیہ بطور الاؤنس سالانہ مقرر تھے۔ (۱۸) فوری ۱۹۱۹ء میں امیر حبیب اللہ خان نے قتل کے بعد جب امین اللہ خان افغانستان کا امیر بنا تو امین اللہ خان نے مولانا سیف الرحمن کو کابل بلوایا اور اسے قاضی عسکر افغانستان کے عہدے پر فائز کیا۔ (۱۹) علاوہ انہیں آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کے شایان شان ایک قطعہ اراضی جی آپلے نام الاٹ کروایا۔ افغانستان کی مکمل آزادی کے بعد جب افغانیوں کو اپنی خارجہ پالیسی خود چلانے کا حق مل گیا اور افغانستان کی طرف سے بخارا، روس اور یورپ کو جو سفارتی وفود بھیجے گئے ان میں مولانا سیف الرحمن صاحب نے غیر معمولی نوعیت کے حامل ذمہ داریوں کو قبول کیا۔ یہی وجہ تھی کہ مولانا صاحب کو وزارت مختاری کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ چھ سال تک مولانا موصوف آزاد افغانستان کے نہایت ہی اہم اور حساس عہدوں پر فائز رہے۔ افغانستان اور افغانیوں کی طویل خدمت کے

بعد بالآخر مولانا صاحب کی صحت کمزور ہو گئی اور بوجہ بیماری وہ اپنے فرائض منصبی سے مستعفی ہوئے۔ امیر حبیب اللہ اور امیر امان اللہ نے مولانا صاحب کی شاندار خدمات کے عوض ان کو کئی توصیفی اسناد اور انعامات سے نوازا۔ امان اللہ کے بعد اعلیٰ حضرت حضرت محمد نادر شاہ افغانستان کے تحت پر جلوہ افروز ہوئے۔ وہ مولانا سیف الرحمن کے بڑے قدر دان تھے۔ انہوں نے مولانا موصوف کو ایک مرتبہ پھر افغانستان کی خدمت اور ملازمت کی دعوت دی، لیکن مولانا صاحب نے بوجہ کمزوری اور بیماری کے کسی منصب کو قبل کرنے سے معذرت ظاہر کر دی۔ اس کے باوجود اعلیٰ حضرت نے مولانا صاحب کے لئے معقول تنخواہ مقرر کر دی۔ مولانا صاحب اعلیٰ حضرت محمد نادر شاہ کے دور میں پہلی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت اور روضہ مطہرہ کی دیدار کے لئے ارض مقدس تشریف لے گئے۔ بیت اللہ شریف میں قیام کے دوران مولانا صاحب نے حضرت شیخ احمد سنوسی سے طریقہ سنوسیہ حضریہ (تصوف کا ایک سلسلہ) میں بیعت کی۔ (۲۱) اعلیٰ حضرت محمد نادر شاہ کے بعد اعلیٰ حضرت المتوکل علی اللہ کے دور میں مولانا صاحب کو دو مرتبہ حج بیت اللہ اور روضہ رسولؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۳۹ء میں مولانا سیف الرحمن ارض پاک کو اپنا ابدی قرار گاہ بنانے کی نیت سے چوتھی مرتبہ حج بیت اللہ کے لیے روانہ ہوئے۔ مگر اس مرتبہ قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ پشاور پہنچ کر مولانا قلب کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور ایک مدت کے بعد بالآخر سات جمادی الاول ۱۳۶۹ھ قمری مطابق ۲۵ فروری ۱۹۵۰ء بروز شنبہ بوقت نوبے صبح ایک سو دس سال کی عمر میں مولانا سیف الرحمن نے داعی اجل کو لبیک کہا (۲۲)۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) اور یوں اسلام کا یہ تابندہ ستارہ ہمیشہ کے لیے ڈوب گیا۔ لیکن اسکی روشنی ابھی تک باقی ہے جو ہماری موجودہ اور آئندہ نسلوں کی راہنمائی کے لیے مشعل راہ کا کام دیتی ہے۔ بھول شاعر ۷ ہزاروں سال نرگس اپنی سانوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتی ہے چمن میں یدہ ور پیدا

حوالہ جات

- (۱) مولانا سعید الرحمن، سوانح مختصر از جناب مولانا سیف الرحمن صاحب مرحوم (غیر مطبوعہ) ص نمبر ۱
- (۲) عبدالحی ارغنداوی، برطانوی سامراجیت اور افغانستان کی تحریک آزادی ۲۱-۱۹۳۳ فشی رام منوہر لعل لیسٹرز پرائیوٹ لمیٹڈ نیو دہلی ۱۹۸۹ء ص نمبر ۴۴ (۳) مولانا سعید الرحمن، المرجع سابق (Ofcit)
- (۴) مولانا سعید الرحمن، المرجع سابق (Ofcit) (۵) مولانا عبدالحی ارغنداوی، المرجع سابق۔ (Ofcit)
- (۶) مولانا سعید الرحمن، المرجع سابق (۷) غلامیون کا ہجرت افغانستان، نوشاد خان (غیر مطبوعہ مقالہ برائے

- (پی ایچ ڈی) ایریا سٹڈی سٹر (سٹرل ایڈیا) ۱۹۹۵ء صفحات ۱۱۳-۱۳۲ (۸). مولانا سعید الرحمن، المرجع سابق - وحافظ بابر خان، برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں علماء کا کردار، قومی ادارہ برائے تحقیق، تاریخ و ثقافت ۱۹۸۵ء ص ۲۶۔ (۹) مولانا سعید الرحمن، المرجع سابق - وحافظ بابر خان، برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں علماء کا کردار، قومی ادارہ برائے تحقیق، تاریخ و ثقافت ۱۹۸۵ء ص ۲۶۔ (۱۰) مولانا سعید الرحمن، المرجع سابق - وحافظ بابر خان، برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں علماء کا کردار، قومی ادارہ برائے تحقیق، تاریخ و ثقافت ۱۹۸۵ء ص ۲۶۔ (۱۱) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، وائش گاہ پنجاب لاہور ۱۹۸۲ء جلد ۱۳/۲ ص ۱۷۲۔ (۱۲) مولانا سعید الرحمن المرجع سابق - (۱۳) حضرت سید محمد صاحب (مؤلف) تحریک شیخ البند - مکتبہ محوریہ لاہور ۱۹۷۸ء ایڈیشن دوم ص ۴۴۳ (۱۴) مولانا سعید الرحمن المرجع سابق ص ۲ (۱۵) مولانا سعید الرحمن المرجع سابق ص ۲ (۱۶) مولانا عبید اللہ سندھی کی ذاتی ڈائری، بحوالہ شیخ الاسلام حسین احمد مدنی، نقش حیات، دارالاشاعت کراچی ۱۹۵۳ء ص ۵۷۸ (۱۷) عبدالعلی ارغنداوی، المرجع سابق ضمیمہ خبرسات، ص ۳۳۵۔ (۱۸) عبدالعلی ارغنداوی، المرجع سابق ضمیمہ خبرسات، ص ۱۳۲۔ (۱۹) مولانا سعید الرحمن سابق، ص ۲ (۲۰) مولانا سعید الرحمن سابق، ص ۲۔ (۲۱) مولانا سعید الرحمن المرجع سابق ص ۲۔ (۲۲) مولانا سعید الرحمن المرجع سابق - ص ۲۔



قومی خدمت ایک عبادت ہے اور

سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے

سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے



Servis

قدتہ حسین قدتہ

حضرت مولانا عبدالجید صاحب مدظلہ فاضل دیوبند
رحیم یار خان

ادبیات

دعائے ختم القرآن

رمضان المبارک کی مناسبت سے

اے خدا کر برہ ور قرآن کی برکات سے
جاوداں ہر حرف قرآن سے حلاوت کر نصیب
الف سے ایمان و احسان کر عطا صین حیات
با سے باطن اور ظاہر کر مرا پاک از عیوب
تا سے توبہ کی مجھے دنیا میں دے ہمت شتاب
تا سے ثابت قدمی اپنی راہ میں کر مرحمت
جیم سے جنت علیٰ میں باعنائیت کاملہ
حا سے حسن خاتمہ میرا ہو وقت انتقال
خا سے خوف آخرت ہو دل کے اندر جاگزین
دال سے دنیا و دین میں کر معظم سرفراز
ذال سے ذاکر مرے کر جملگی اعضائے ہفت
را سے روشن کر مراد دل دین ہی کے نور سے
زا سے زینت اور زیبائش عطا کر حلم سے
سین سے سرور محمدؐ کی زیارت کر نصیب
شین سے شاکر ترے نعمت ہو ہر دم زبان
صاد سے صدق و صفا ہر فعل میں ہر قول میں
ضاد سے ضامن مرا ہو روز دیں روز یقیں

واقف و آگاہ کر جملہ سور آیات سے
اور ہر جز سے جزا کامل عطا کر یا مجیب
تادم آخر نہ سرزد ہوں معاصی سننات
مندفع کر گنبد گردوں کے آفت و کروب
آخرت میں دور کر مجھ سے جہنم کا عذاب
بے سخن صحرائے محشر میں مری کر مغفرت
کر مسع الشداء والا برار میرا داخلہ
سھل ہو مرقد میں مجھ پہ امتحان کا ہر سوال
فکر دنیا ہو نہ ہرگز، ہو ہمیشہ فکر دیں
صرف کر محتاج اپنا غیر سے کر بے نیاز
دل زبان و گوش ذاکر دست و پاؤ چشم شفت
پاسبانی کر مری دنیا کے مکرو زور سے
برتری دے اتقا سے کر اعانت علم سے
کر مراحم خسروانہ سے مجھے اپنے قریب
جملہ آلام و مصائب پر رہے شاکر جنال
ہو صدا حاصل مجھے اس پر فتن ماحول میں
سید الکونین ختم المرسلین نور مسبین